www.KitaboSunnat.com

خلافتِ راشدہ میں نظم و نسق

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی، ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

خلفائے راشدین کا دور جہاں روحانی سعادتوں سے مالا مال تھا معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے بھی بے مثال تھا۔ خلفائے راشدین کی راتیں اللہ کے حضور میں قیام و سجود کی حالت میں گزرتی تھیں اور دن مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں بسر ہوتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سوا دو برس کی قلیل مدتِ خلافت میں ایسے عظیم کارنامے سرانجام دیے کہ ان کے نقش لازوال ہیں۔ حضور اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بعد سرزمین عرب پھر ایک بار انارکی اور طوائف الملوکی کا گہوارہ بن گئی تھی۔ امام طبری کہتے ہیں کہ:

"قریش اور ثقیف کے علاوہ تمام عرب حلقہ اطاعت سے باہر ہونے لگے۔ مدعیانِ نبوت کی جماعتیں ملک میں شور برپا کر رہی تھیں اور منکرینِ زکوٰۃ مدینہ منورہ لوٹنے کی دھمکی دے رہے تھے۔ یہ صدیق اکبرؓ ہی کی ہمت، فراست اور استقامت تھی کہ حالات پر قابو پا لیا۔ باغیوں کی طنابیں کھینچیں اور للکار کر کہا " اینقص الدین وانا حی" کیا دینِ محمدؐ میں نقص پیدا کیا جائے گا اور ابوبکر زندہ ہو گا۔ پوری قوت کے ساتھ ہر فتنے کو دبا دیا۔ خلافتِ اسلامی کی داغ بیل حضرت ابوبکر ہی نے ڈالی۔"

خلافتِ راشدہ کی تاریخ کا ہر ہر ورق گواہی دیتا ہے کہ جمہور کے مشورے ہی سے تمام اہم کام سرانجام پاتے تھے۔ خلیفہ کا انتخاب بھی جمہور کے مشورے سے ہوتا تھا۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا جانشین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مقرر نہیں کیا بلکہ انتخاب کی آپس میں تیز تیز بحثیں ہوئیں اور آخر سب نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

طبقات ابن سعد میں ہے :۔

"ان ابا بکر الصدیق کان اذا نزل به امر یرید فیه مشاورة اهل الرای واهل الفقه"

(کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو صاحب الرائے اور سمجھ بوجھ والے صحابہ سے مشورہ لیتے تھے۔)

حضرت عمرؓ نے تو باضابطہ مجلس شورٰی قائم کی اور تمام قومی مسائل اس مجلس کے سامنے رکھتے تھے اور کثرتِ رائے سے تمام امور کا فیصلہ کرتے تھے۔ مجلسِ شورٰی کے علاوہ ایک مجلس عام بھی حضرت عمرؓ نے قائم کی جس میں مہاجرین وانصار کے علاوہ تمام سردارانِ قبائل شریک ہوتے تھے۔ یہ مجلس نہایت اہم امور کے پیش آنے پر طلب کی جاتی تھی ورنہ روزمرہ کے کاروبار میں مجلس شورٰی کا ہی فیصلہ کافی سمجھا جاتا تھا۔ مجلس شورٰی کے انعقاد کا عام طریقہ یہ تھا کہ منادی "الصلوٰة جامعة" کا اعلان کرتا تھا۔ لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے تھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر خلیفہ بحث طلب بات پر لوگوں کو خطاب کرتا تھا۔ اس کے بعد ہر ایک کی رائے دریافت کی جاتی تھی۔ خلافتِ راشدہ کی یہ ایک ابھری ہوئی خصوصیت ہے کہ محض اہمیت اور استحقاق کی بنا پر ہی عمال کو عہدوں پر فائز کیا جاتا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے کہ :۔

"میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کا حاکم مقرر ہو اور وہ کسی کو اہمیت واستحقاق کے بغیر کسی عہدے پر فائز کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا اس کا کوئی عذر اور فدیہ قبول نہ کرے گا۔"

خلفائے راشدین حکام کی کڑی نگرانی کرتے تھے۔ ان کا سخت احتساب ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ اپنے ہر عامل سے عہد لیتے تھے کہ :۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① وہ عیش وعشرت کی زندگی سے اجتناب کرے گا۔

② ریشمی لباس نہیں پہنے گا۔

③ چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا۔

④ اور اپنے دروازے پر دربان نہیں بٹھائے گا۔

⑤ اور حاجت مندوں کے لیے دروازہ ہمیشہ کھلا رکھے گا۔

امام بلاذری نے فتوح البلدان میں لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عمرؓ ہر حاکم کے مال اور اسباب کی فہرست تیار کرواتے تھے اور جب کسی عامل کی مالی حالت میں غیر معمولی اضافے کی خبر ان کو ملتی تو جائزہ لے کر آدھا مال بیت المال میں داخل کرا دیتے تھے۔ ایک دفعہ بہت سے عمال اس بلا میں مبتلا ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے سب کی املاک کا جائزہ لے کر سب کے مال کا آدھا آدھا حصہ بیت المال میں جمع کرا دیا۔ حج کے زمانے میں اعلانِ عام ہوتا تھا کہ جس عامل سے کسی کو شکایت ہو وہ فوراً خلیفہ کے پاس چلا آئے۔ لوگ چھوٹی چھوٹی شکائتیں بھی حضرت عمرؓ کے پاس لاتے اور وہ پوری مستعدی کے ساتھ ان کا تدارک فرماتے۔ حضرت عمروؓ بن العاص کے بیٹے نے ایک مصری کو ناجائز پیٹا اور کہا کہ ہم اکابر کی اولاد ہیں۔ حضرت عمرؓ کے پاس اس مصری نے شکایت کی تو فوراً عمروؓ بن العاص کے بیٹے کو بلوایا اور عمروؓ بن العاص کی موجودگی میں ان کے بیٹے کو درے لگوائے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں ایک گھر تعمیر کیا جس میں ڈیوڑھی بھی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ حاجت مندوں کو حضرت سعد بن ابی وقاص سے ملنے میں دقت ہوگی۔ محمد بن سلمہ کو حکم دیا کہ جا کر ڈیوڑھی میں آگ لگا دیں۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور حضرت سعد بن ابی وقاص پاس کھڑے خاموشی سے اپنے مکان کی ڈیوڑھی جلنے کا تماشا دیکھتے رہے۔

حضرت عثمانؓ کا مزاج اگرچہ دھیما اور حلم ان کے ضمیر میں گندھا ہوا تھا لیکن ان کے مزاج کا دھیما پن قومی اور ملی معاملات میں انہیں احتساب سے باز نہیں رکھتا تھا۔ سعد بن ابی وقاص نے بیت المال سے ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیطرزقم لی جسے وہ ادا نہ کرسکے حضرت عثمانؓ نے نہایت سختی سے بازپرس کی اور معزول کر دیا۔ ولید بن عقبہ نے بادہ نوشی کی تو معزول کرکے اعلانیہ حد جاری کی۔

خلفائے راشدین جو عمال کی کڑی نگرانی کرتے تھے حتیٰ کہ کسی عامل کو رشوت ستانی، ذخیرہ اندوزی اور بددیانتی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ سب سے سخت محاسبہ وہ اپنی ذات کا کرتے تھے۔ خلفائے راشدین ایک متوسط آدمی کا خرچ بیت المال سے لیتے تھے اور جیسا کہ تاریخ طبری میں ہے۔

"حلة فی الصیف وحلة فی الشتاء (ایک جوڑا گرمیوں میں اور ایک جوڑا سردیوں میں۔)" اس سے زیادہ بیت المال میں اپنا حق نہ سمجھتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ خلافت کے بعد حسب معمول کندھے پر کپڑے کے تھان رکھ کر بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا:

"اب آپ مسلمانوں کے حاکم ہیں۔ اگر آپ حسبِ معمول کپڑا فروخت کرتے رہے تو خلافت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا آپ کے لیے مشکل ہو جائے گا۔"

زمانہ خلافت میں انہیں بیت المال سے چھ ہزار روپیہ قرض لینا پڑا۔ وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ میرا فلاں باغ بیچ کر میرا قرض ادا کیا جائے اور میرے مال سے جو چیز فالتو نظر آئے وہ حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دی جائے۔

خلافتِ راشدہ کی تاریخ کا ہر ورق یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ عہد دیانتداری، راست بازی اور عوام کی خوشحالی کا ایک بے مثال عہد تھا اور پاکستان کی تمام الجھنوں کا حل اسی میں ہے کہ اس ملک کو خلافت راشدہ کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔

یہ تقریر گذشتہ دنوں ریڈیو پاکستان کے تقریباً تمام سٹیشنوں سے نشر کی گئی ــــــــــــ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ